REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ — ۲۷ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ

جلد ۴۸/۱۳ — یکم اخاء ۱۳۳۸ ہش — یکم اکتوبر ۱۹۵۹ء — نمبر ۲۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ آج صبح بھی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۳۰ ستمبر سوا نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ صرف ہلکی اعصابی بے چینی قبل دوپہر ہو گئی تھی۔ رات نیند اچھی آ گئی۔ اس وقت عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت سوا نو بجے صبح۔ ربوہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۹ء

اگر چین نے جارحانہ اقدام ترک نہ کیا تو بھارت کو اس کے خلاف لڑنا پڑیگا

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں پنڈت نہرو کی تقریر

چندی گڑھ ۳۰ ستمبر۔ پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ چین کی طرف سے بھارت کے خلاف جو جارحانہ اقدام کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے بھارت کی اس پالیسی کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ جس پر وہ اس وقت تک چل رہا ہے۔ آپ نے کہا چین اور بھارت دونوں کے لئے یہ امر بے حد افسوسناک ہو گا کہ وہ ایک دوسرے کو دشمن کی حیثیت سے دیکھیں۔ اگر چین نے جارحانہ اقدام ترک نہ کیا۔ تو بھارت کو اس کے خلاف لڑنا پڑے گا۔

پنڈت نہرو اس قرارداد کی حمایت میں تقریر کر رہے تھے۔ جو کانگریس کی مجلس عاملہ کی طرف سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں پیش کی گئی ہے۔ پنڈت نہرو نے چین کے طرزِ عمل پر بار بار اظہار افسوس کیا جو بھارت سے بہت بڑے علاقہ کا مطالبہ کر رہا ہے۔ آپ نے

(باقی صفحہ ۸ پر)

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام آف لنڈن یونیورسٹی

امسال دسمبر میں پاکستان آئینگے

معلوم ہوا ہے کہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب صدر شعبہ ریاضیات امپیریل کالج آف سائنس لنڈن یونیورسٹی امسال دسمبر میں پاکستان آ کر اہم سائنسی موضوعات پر لیکچر دیں گے۔ ہندوستان نے بھی آپ کو جنوری ۱۹۶۰ء میں بھارت آنے اور یہاں کے متعدد شہروں میں لیکچر دینے کی دعوت دی ہے۔ آپ انہی دنوں بمبئی میں منعقد ہونے والی سائنس کانفرنس میں بھی شرکت کرینگے پچھلے دنوں آپ نے اٹامک انرجی کے مشہور مرکز ہارول Harwell میں ایک معرکۃ الآراء لیکچر دیا۔ اس ماہ کے آخر میں آپ نے جنیوا میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں لیکچر دینے تھے۔

احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصیت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان اور احمدیت کے اس مایہ ناز فرزند کو سائنس کے میدان میں دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ کامیابیاں عطا فرمائے۔ اور دنیائے انسانیت کی پہلے سے بھی بہت بڑھ کر خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین اللھم آمین

قارئین الفضل کیلئے ضروری اطلاع

قارئین کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ "سیرۃ خاتم النبیین نمبر" کی تیاری کی وجہ سے کل مورخہ یکم اکتوبر کی شام کو الفضل کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ اس کی بجائے ۲ اکتوبر کو سیرۃ نمبر شائع کیا جائے گا۔ جس کا حجم دو گنا ہو گا۔ (منیجر الفضل)

جاپان میں طوفان کی وجہ سے پونے چار ہزار افراد ہلاک

آٹھ ہزار چار سو اٹھتر افراد زخمی ہوئے

ٹوکیو ۳۰ ستمبر۔ اب اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ وسطی جاپان کے سیلاب میں تین ہزار سات سو اٹھاسی افراد ہلاک ہوئے۔ دو ہزار اکیس لاپتہ ہیں۔ اور آٹھ ہزار چار سو اٹھتر زخمی ہوئے اس سے پہلے جاپان کی تاریخ میں کبھی اتنے لوگ سیلاب میں ہلاک نہیں ہوئے تھے ۱۹۳۴ء کے سیلاب (جو اس سے پہلے سب سے خوفناک سیلاب خیال کیا جاتا تھا) میں دو ہزار سات سو اشخاص ہلاک ہوئے تھے۔

پاکستان برطانیہ کو پونے چار کروڑ گز

کپڑا برآمد کیا کریگا

کراچی ۳۰ ستمبر۔ برطانیہ کے کپڑے کے تاجروں نے پاکستان اور بھارت کے کپڑے کے کارخانہ داروں اور تاجروں سے تین سال کے لئے ایک معاہدہ کر لیا ہے۔ جس پر یکم جنوری ۱۹۶۰ء سے عمل شروع ہو جائے گا۔ پاکستان اس معاہدے کے مطابق سالانہ تین کروڑ اسی لاکھ مربع گز اور بھارت سترہ کروڑ پچاس لاکھ مربع گز کپڑا برآمد کیا کرے گا۔ یہ کپڑا برطانیہ میں ہی استعمال کیا جائے گا۔

سوڈان اور مصر کی بات چیت

کراچی ۳۰ ستمبر۔ مسٹر ابو بکر عثمان سفیر سوڈان متعین پاکستان نے کل ایک بیان میں کہا کہ عنقریب سوڈان اور متحدہ عرب جمہوریہ میں اختلافات رفع کرنے کے لئے بات چیت شروع ہو جائے گی یاد رہے اب وقت ان دو ہمسایہ ملکوں میں مشترکہ سرحد اور دریائے نیل کے پانی کے استعمال کے بارے میں اختلافات موجود ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ یکم اکتوبر ۵۹ء

کلی اسلحہ بندی کی تجویز

سویٹ روس کے صدر خروشچیف نے اپنے دورہ امریکہ میں اسلحہ بندی کے متعلق تجویز پیش کی ہے کہ چار سال تک کلی طور پر اسلحہ بندی کر دی جائے۔ یہ تجویز اگر اس پر عمل کیا جا سکے واقعی نہایت اچھی ہے۔ اگر تمام اقوام جو آج ہلاکت کے سامان مہیا کرنے کی دوڑ میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے جو اپنا بہترین اثاثہ وقت اور مال صرف کر رہی ہیں اگر یہی دنیا کی بہبودی کے لئے صرف کیا جائے۔ تو یقیناً دنیا چند ہی سالوں میں بہشت کا نمونہ بن سکتی ہے

بہت سے لوگوں نے اس تجویز کو بڑا پسند کیا ہے۔ اور بعض نے یہاں تک کہا ہے کہ امریکہ کو چاہیئے کہ فوراً اس تجویز کو تسلیم کر لے اور کسی قسم کا پس و پیش نہ کرے۔ تاکہ اگر خروشچیف کی تجویز کے پیچھے خلوص دلی نہیں ہے تو اس کا پردہ فاش ہو جائے گا۔ اس ضمن میں ہمارا خیال ہے کہ عاقلانہ رائے یہی ہے کہ امریکہ کو اس تجویز کو مان لینا چاہیئے۔ اس سے کم از کم یہ فائدہ ضرور ہو گا۔ کہ باہمی بات چیت کرنے سے ایک دوسرے کے نقطۂ نگاہ کا علم ہو جائیگا۔ اور بہت ممکن ہے کہ بات چیت میں بہت سے ایسے پہلو پیدا ہو جائیں۔ جو امن عالم کے لئے آئندہ مفید ثابت ہوں۔

اس طرح یہ تجویز بے شک بڑی اہم ہے۔ لیکن انسان کی موجودہ ذہنیت کے لحاظ سے ویسے اس کی کامیابی بہت مشکوک ہے۔ چنانچہ برطانیہ کے سابقہ وزیر اعظم مسٹر چرچل نے کہا ہے کہ اگر اس تجویز پر عمل کیا جائے۔ تو اس کے کنٹرول کا کیا ذریعہ ہو گا؟ یہ بڑا اہم سوال ہے۔ کیونکہ خواہ تمام اقوام کے سربراہ اس تجویز پر عمل کرنے کے لئے دل سے آمادہ بھی ہو جائیں۔ اور فرض کیجیئے کہ کلی اسلحہ بندی ہو بھی جاتی ہے پھر بھی اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ مختلف اقوام اندر اندر اپنی اپنی جگہ اس کی خلاف ورزی نہیں کریں گی۔ اس قسم کے معاہدے پہلے بھی ہوتے رہے ہیں اور بظاہر کسی حد تک اس پر عمل بھی کیا گیا ہے۔ لیکن ہمیشہ یہی تجربہ ہوا ہے کہ ان معاہدوں پر فی الواقعہ عمل نہیں کیا گیا۔

ہم پہلے صرف بنیادی نقطۂ نظر سے ہی اس سوال کو لیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ سب سے پہلے ان اقوام کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ اقوام اور افراد میں باہم تنازعات کیوں ہوتے ہیں؟ یورپ میں ایک وقت تھا کہ مذہبی فرقہ پرستی کی وجہ سے مادی فساد و ذبح کا نمونہ بنی ہوئی تھی اور یورپ کے بڑے بڑے دانشمند حیران تھے کہ کیا کیا جائے۔ آخر وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ مذہبی عقائد کو سیاست سے الگ کر دیا جائے۔ اس کا فوری نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ کی فضا بڑی حد تک پُر امن ہو گئی اور اہالی یورپ سائنس صنعت و حرفت اور تجارت کی طرف مائل ہو گئے۔ حکومتیں سیکولر یعنی مذہب سے غیر متعلق بنا دی گئیں۔ چنانچہ اس وقت سے آج تک جہاں تک یورپ کی مادی ترقی کا سوال ہے۔ اس نے بے حد ترقی کی ہے۔ سائنس اقتصادی معاشرت سیاست اور دیگر انسانی معاملات میں نہایت اعلٰے علمی اصول دریافت کئے گئے ہیں۔ اور ایک وقت تک یورپ اور اس کے زیر اثر ممالک میں امن قائم رہا ہے۔ جس میں سب سے بڑا حصہ برطانیہ نے لیا ہے۔

آج مذہب کے نام پر شاید کوئی قوم اور کوئی ملک جنگ کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔ مہذب دنیا میں یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ مذہبی عقیدہ کی بنا پر لڑنا مرنا جہالت ہے۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ جو یورپ نے حاصل کی ہے۔ لیکن حقیقی مذہب سے ناواقفیت کی وجہ سے اسکے ساتھ ہی یورپ اور اس کے ساتھ تمام دنیا کو یہ نقصان پہنچا ہے کہ دنیا مادہ پرستی کی طرف مائل ہو گئی ہے۔ اب معاشرت ہو۔ اقتصادیات ہو۔ تجارت ہو۔ صنعت و حرفت ہو۔ حکومت ہو جنگ و صلح ہو الغرض کوئی بھی شعبہ حیات ہو۔ اس میں حقیقی اخلاق کا بالکل خیال نہیں کیا جاتا۔ دیانتداری وغیرہ تمام بہترین اخلاقی اصول بھی صرف تجارتی اور ذاتی مفاد کے پیش نظر ضروری سمجھے جاتے ہیں ورنہ ان کی ذاتی خوبی کوئی تسلیم نہیں کی جاتی دیانتداری اس لئے بہترین پالیسی ہے کہ اس سے انسان کا وقت بچتا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ کام کر سکتا ہے۔ الغرض کوئی بھی اخلاق ہو اس کے صرف مادی فوائد کی وجہ سے ہی اس کی پابندی ضروری سمجھی جاتی ہے۔ گویا اخلاق فی ذاتہٖ نہ تو کوئی اچھی چیز ہے اور نہ بُری البتہ تجارت وغیرہ مادی مفادات کے پیش نظر یہ اچھی چیز ہے۔

تاہم ایک حد تک یہ کوئی بری بات نہیں۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اخلاق کی قیمت بھی صرف مادی لحاظ سے رہ گئی ہے۔ اس کی حقیقی قیمت جو دراصل انفرادی معاشرہ اور بین الاقوامی انصاف کی روح ہے۔ وہ ختم ہو گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آج اخلاق کو بھی محض تجارتی منفعت بخش مال سمجھ کر استعمال کیا جاتا ہے۔ جہاں یہ فائدہ نہ ہو وہاں اس کی کوئی قدر نہیں ہے۔ اس کا منظم اور اصولی بیان میکیاولی نے اپنے رسالہ The Prince میں کیا ہے۔ آج دنیا کا تمام معاشرہ۔ اور دنیا کی تمام سیاست اقتصادیات اور تمام بین الاقوامی معاملات صرف مادی اور ذاتی مفاد کے پیش نظر طے کئے جاتے ہیں۔ اس لئے مسٹر چرچل کا یہ سوال کہ اسلحہ بندی کی کنٹرول کا کیا ذریعہ ہو گا نہایت اہم ہے۔

دوسرے لفظوں میں معاملہ اس طرح ہے کہ اگر دنیا کی مادی ذہنیت وہی رہے اور اخلاق کی قیمت وہی رہے جو آجکل ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی قوم کلی اسلحہ بندی کے معاہدہ پر قائم رہے؟ اس ذہنیت کے موجود ہوتے ہوئے وہ کونسی روک ہے۔ جو مختلف اقوام کو معاہدہ شکنی اور اندر ہی اندر جنگ کی تیاری کرنے سے باز رکھ سکتی ہے۔ کوئی مادی ذریعہ ایسی روک نہیں بن سکتا اور نہ وہ تجارتی اخلاق ایسی روک بن سکتا ہے جس کی کچھ تشریح ہم نے اوپر کی ہے کیونکہ جس اخلاق کی بنیاد خود غرضی پر ہے اور دنیا کی موجودہ مصیبت کا حقیقی سبب ہی جب خود غرضی ہے تو ایسا اخلاق افراد یا اقوام کو دوسروں سے حقیقی انصاف کرنے پر کس طرح آمادہ کر سکتا ہے۔ ایسے انصاف کو انصاف کہنا ہی غلط ہے۔ جس کی بنیاد خود غرضی پر ہو۔ بے شک ایسے انصاف سے بظاہر شاید کچھ فائدہ ہوتا ہے لیکن یہ مرض کا ایسا علاج نہیں ہے۔ جو اس کو جڑ سے اکھاڑ سکتا ہو

ظاہر ہے کہ کلی اسلحہ بندی کی تجویز ایسی ہے۔ جو بوجوہات بالا کھوکھلی ہے اول تو ایسا ہونا ہی ناممکن ہے کہ کبھی تمام اقوام اپنے اسلحہ خانوں کو آگ لگا کر بھسم کر دیں۔ لیکن بفرض محال ایسا ہو بھی جائے۔ تو یہ معاہدہ انسان کی موجودہ ذہنیت کے ہوتے ہوئے زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتا۔ (باقی ص ۸ پر)

لَا تَقْنَطُوْا

یہ جہاں ہنگامہ ہائے رنگ و بو
زندگانی اہتمام ہاؤ ہو

تو سراپا منزلِ مقصودِ دل
ہیں سراپا ذوق و شوق و آرزو

ہو گئیں اس کی نمازیں مستجاب
چشمِ گریاں سے کیا جس نے وضو

چار سو جلوہ نما ہے دلستاں
دل اگر سجدہ کناں ہے قبلہ رُو

نفسِ دوں کا بُت اگر ٹوٹا نہیں
زندگانی ہے فریبِ ما و تو

دردمندوں کے یہی دو کام ہیں
یا کسی کی آرزو یا جُستجو

پا لیا سب کچھ نگاہِ ناز میں
میکشوں نے توڑ کر جام و سبو

لا علاجِ معصیت کے واسطے
کارگر ہے نسخۂ لَا تَقْنَطُوْا

مصلح الدین احمد راجیکی
مرحوم

تراجم قرآن پاک ۔ اور ۔ عالم اسلام

خیالات و افکار میں ایک خوشگوار تغیر

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر

قرآن مجید خدا تعالیٰ کے وجود پر برہان ساطع، حقانیت اسلام پر محکم دلیل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اعظم اور امن عالم کی مشعل راہ ہے۔ قرآن کریم کا نزول مومنوں کے لئے ابر رحمت۔ اور شفا ہے قرآن کریم کی حفاظت بذات خود ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ دراصل حفاظت قرآن کریم ایک عظیم الشان تحدی ہے۔ اور یہ تحدی لسان حال وقال سے ہر سنجیدہ شخص کو بہانگ دہل یہ کہہ رہی ہے۔ کہ چاہے کچھ ہو قرآن کریم کی تعلیمات وارشادات سماوی ہیں نہ کہ ارضی۔ اگر انسانی معاشرت کے ہر پہلو و جہت میں اس کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ تو دنیا میں امن کی بنیادیں استوار ہو سکتی ہیں۔ اور خوشگوار فضا پیدا کی جا سکتی ہے۔

ہر مسلمان کا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن کریم اور اسلام امن عالم کے قیام میں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ اور مذہب اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے اس آسمانی ندا کو غیر مسلم احباب تک پہنچانے کا کام نئے عزم اور جوش کے ساتھ شروع ہوگیا۔ اور اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ نے خاص کوشش شروع کی۔ اس کوشش کا ایک اہم پہلو یہ ہے۔ کہ اسلام چونکہ عالمگیر مذہب ہے جس کی دعوت ساری دنیا کے لئے ہے۔ اس لئے ہم نے دنیا کی مختلف اہم زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے جو قبول عام کی سند حاصل کر چکے ہیں۔ چونکہ بعض یورپین مستشرقین نے اسلام دشمنی اور تعصب کی وجہ سے قرآن کریم کے سراسر غلط ترجمے کئے تھے۔ اس لئے ابتداءً مسلمان علماء دوسری زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کے سخت خلاف تھے حالانکہ کسی کے غلط ترجمہ کرنے کی وجہ سے دنیا کو قرآن کی پاک تعلیم سے محروم رکھنا ہرگز مناسب نہیں ہے۔

(۲)

علمائے ازہر نے بھی قرآن کریم کے ترجمہ کو خطرناک ضرر قرار دیا۔ اور اس کو اسلام پر حملہ سمجھا گیا۔ ۱۹۳۲ء میں ایک عالم ازہر نے حدث الاحداث فی ترجمۃ القرآن۔ کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا جس میں ترجمۂ قرآن کو بدعت قرار دیا گیا۔ اس وقت عوام اس رسالہ سے بہت متاثر تھے۔ لیکن بعد میں جماعت احمدیہ کے شائع شدہ تراجم نے جب یورپ میں نہایت خوشگوار اثر پیدا کیا۔ اور عیسائیوں کی غلط فہمیاں اسلام کے بارے میں دور ہونے لگیں۔ تو مسلمانوں پر بھی تراجم قرآن کی اہمیت واضح ہوئی۔ اور وہ اس کی ضرورت محسوس کرنے لگے۔ چنانچہ ان کا فہمیدہ طبقہ برملا یہ کہنے پر مجبور ہوگیا کہ چونکہ اسلام عالمگیر مذہب ہے اور سرور کائنات فخر موجودات کی بعثت جب کہ احمر و اسود کے لئے ہے۔ اس لئے اسلام سے متعارف کرنے کے لئے قرآن مجید کا ترجمہ کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اس رائے میں پیش پیش ڈاکٹر طہٰ حسین تھے۔ جو اپنی مسلمہ لیاقت وقابلیت کی وجہ سے عالمگیر شہرت رکھتے تھے ڈاکٹر صاحب عرصہ دراز تک یورپ میں قیام کر چکے ہیں۔ اور ان کو بخوبی علم ہے کہ اسلام کے خلاف یورپ میں کیا کیا حملے کئے جاتے ہیں۔ کس قسم کے انتقادات و اعتراضات اسلام کی تعلیم پر کئے جاتے ہیں۔ یہ مصری شخصیت انقلاب مصر سے قبل وزارت تعلیم کے عہدہ جلیلہ پر قائم تھی۔ اس زمانہ میں ڈاکٹر موصوف نے علمائے ازہر سے موثر الفاظ میں اپیل کی۔ کہ قرآن کریم کا ترجمہ اجنبی زبانوں میں ضرور کیا جائے۔ تاکہ اجنبی لوگوں کو تعلیم اسلام سے آگاہ کیا جائے۔ اور مستشرقین کو اس کام سے روکا جائے۔ چنانچہ بیروت کا رسالہ الحصاد جنوری ۱۹۵۵ء کو مندرجہ بالا رائے کا اظہار یوں کرتا ہے۔

"کان الدکتور طٰہ حسین
قد دعا الی بعث فکرۃ
نقل معانی القرآن الکریم
الی اللغات الاجنبیۃ
تعریفا للأجانب بالقرآن
واصول الدین الاسلامی
الحنیف وقضاء علی
أراجیف المبطلین ممن
لا یتحرون الدقۃ
ولا یتورعون عن الکذب
وناشد الازھر ان یعمل
علی ھذا النقل او یخلّی
بین المسلمین وبینہ"

اس تجویز بالا پر ازہر یونی ورسٹی کے رئیس نے قلم اٹھاتے ہوئے "اسباب الخطأ فی ترجمۃ القرآن" کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کیا۔ جس میں چار وجوہات ذیل تحریر کیں۔ کہ قرآن مجید کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ وجوہات مختصراً درج ذیل ہیں۔

الاول۔ ضعف المعرفۃ باللغۃ العربیۃ وأسالیبھا

الثانی۔ الجھل بمبادی الاسلام وتعالیم الشریعۃ

الثالث۔ الحریۃ البالغۃ التی تطوع لصاحبھا ان یتخطی الی حدود عدم المبالاۃ والاکتراث فی ترجمۃ القرآن الکریم بما یجب مراعاتہ والاحتیاط

الرابع۔ عدم الرجوع الی اھل الاختصاص للاسترشاد بھم والاستنارۃ بعلومھم

(الحصاد ۱۹۵۵ء)

یعنے قرآنی ترجمہ کی اغلاط کی چار وجوہات ہیں عربی زبان اور اس کے اسالیب بیانیہ سے لاعلمی مذہب اسلام کے اغراض و مقاصد وتعلیم سے ناواقفیت ناواجب آزادی جو ترجمہ کرتے وقت مترجم اختیار کر لیتا ہے۔ جس میں احتیاط کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اصحاب اختصاص سے نہ تو فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اور ان کے افکار کو مشعل راہ نہیں بنایا جاتا ہے۔

عرب ممالک میں اگر قرآن مجید کا ترجمہ کسی مجلس میں پیش کریں۔ تو بعض ایسے اشخاص بھی ملیں گے۔ جو یہ ترجمہ دیکھتے ہی اعوذ باللہ لاحول ولا قوۃ کہہ دیں گے۔ مگر سنجیدہ مزاج فوراً کہہ اٹھیں گے۔ کیا قرآن صرف عربوں کے لئے ہے۔ الغرض اس مسئلہ ترجمہ قرآن کریم پر کافی بحث وتمحیص ہوتی رہی ہے۔

(۳)

حال ہی میں ازہر یونیورسٹی کے ماہانہ رسالہ "الازہر" میں ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ماضی منیجر مدارس دینیہ کی طرف سے جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام شائع شدہ جرمن ترجمہ قرآن مجید پر رائے شائع کی گئی ہے۔ جو ان کے الفاظ میں یہ ہے۔

"اما الترجمۃ نفسھا فقد اختبرتھا فی مواضع مختلفۃ وفی کثیر من الآیات فی مختلف السورۃ فوجدتھا من خیر الترجمات التی ظھرت للقرآن الکریم فی اسلوب دقیق محتاط

(باقی صفحہ ۷ پر)

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

جن احباب نے قافلہ قادیان ۱۹۵۹ء میں شمولیت کے لئے دفتر ہذا میں درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ یا جو احباب اب درخواست دے رہے ہیں۔ ان سب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ان میں سے اکثر کوائف نامکمل ہیں۔ لہذا وہ اپنے مندرجہ ذیل کوائف سے دفتر ہذا کو جلد تر مطلع فرمائیں۔ تاکہ دفتر ہذا اپنی فہرست مکمل کر سکے۔

(۱) نام درخواست دہندہ
(۲) ولدیت
(۳) پیشہ (تفصیل دی جائے)
(۴) جائے پیدائش وتاریخ پیدائش جو پاسپورٹ میں درج ہے۔
(۵) پاکستان میں مکمل پتہ
(۶) پاسپورٹ نمبر معہ تاریخ ومقام اجراء
(۷) اگر اہلیہ یا بچوں وغیرہ کو ہمراہ لے جانا مقصود ہو تو ان کے متعلق بھی یہی کوائف تحریر کرنے ضروری ہیں

نوٹ۔ چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے اس لئے یہ کوائف جلد تر مکمل دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں

نوٹ ثانی۔ اگر حکومت نے منظوری دے دی تو قافلہ انشاء اللہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۹ء کی صبح کو لاہور سے بذریعہ بس روانہ ہوگا اور ۱۹ دسمبر کی شام کو لاہور واپس آئے گا۔ اس طرح احباب قادیان اور ربوہ دونوں کے جلسوں میں شریک ہو سکیں گے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد

ناظر حفاظت مرکز ربوہ ۹/۵۹ ۲۹

مشرقی افریقہ کے ایک مخلص احمدی بھائی کی ترقی

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نیروبی)

برادرم عزیزم نذیر احمد صاحب ڈار ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) پولیس فورس میں ملازم ہیں چند سال ہوئے وہ ساری فورس میں کئی سینیئر افسروں کو پیچھے چھوڑ کر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بنا دیئے گئے تھے۔ ان کی یہ ترقی لوگوں کے لئے بالخصوص ان رفقاء کار کے لئے حیرت کا باعث تھی۔ نہایت کامیابی سے انہوں نے اپنے فریضہ کو سرانجام دیا۔ اور ایک عرصہ سے خیال تھا کہ حکومت انہیں سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر فائز کر دے گی۔ لیکن اس میں تعویق ہوتی گئی۔ خاکسار مارچ ۱۹۵۸ء کے آخر میں پاکستان رخصت پر گیا تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت و ملاقات سے مشرف ہوا۔ دوران ملاقات میں خاکسار نے برادرم ڈار صاحب کی طرف سے نذرانہ پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے اس وقت فرمایا جو "سپرنٹنڈنٹ پولیس ہیں" میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ حضور پرنور کی زبان مبارک کرے ابھی تک تو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ہیں۔ میں نے ڈار صاحب کو اسی ہفتہ بذریعہ خط آپ کو مبارک ہو کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے آپ کے لئے "سپرنٹنڈنٹ پولیس" کے الفاظ نکلے ہیں اب آپ کی ترقی کا وقت آ گیا ہے۔ جلد ہی اللہ تعالیٰ کوئی صورت پیدا کر دے گا۔ الحمد للہ! کہ اس مخلص بھائی کو خدا تعالیٰ نے ترقی دی اور آپ کو حکومت کی طرف سے حال ہی میں "سپرنٹنڈنٹ پولیس" بنا دیا گیا ہے۔ آج مؤرخہ ۷ ستمبر کو آپ کو ٹانگانیکا کے صدر مقام موانزہ پہنچ رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ ترقی دینی دنیوی ہر لحاظ سے مبارک کرے آمین

برادرم ڈار صاحب نے اس موقع پر جو خاکسار کو لکھا ہے اس کے بعض حصے میں ذیل میں دعا کی تحریک کی غرض سے درج کر دیتا ہوں جو ان کے اخلاص اور احمدیت و اسلام سے وارفتگی پر دلالت کرتے ہیں۔

ڈار صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ سن کر خوش ہوں گے کہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ و درویشان قادیان اور آپ سب احباب کی دعاؤں سے خاکسار کو رخصہ (؟) سے ایس۔ پی کی ترقی مل گئی ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ میں آپ کا اور تمام احباب کا شکرگزار ہوں۔ براہ مہربانی میری طرف سے تمام احباب کا شکریہ ادا کر دیں۔۔۔۔

اگر آپ یہ خبر اخبار میں دیں تو میری طرف سے یہ نوٹ ضرور دیدیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل باتوں کی وجہ سے کبھی بھی دنیاوی ترقی میں روک نہیں ہوئی۔ اول اپنے آپ کو علی الاعلان احمدی بتانا۔ دوم شراب نوشی نہ کرنا۔ سوم پردہ کرانا۔ ان باتوں پر پابندی سے عمل کرانے سے اور کرنے سے مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ذرہ بھر نقصان نہیں ہوا۔"

آخر میں برادرم موصوف نے لکھا ہے کہ احباب سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی تحریک کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس ترقی کو جماعتی لحاظ سے اور ان کی اپنی ذات اور خاندان کیلئے ہر طرح مبارک کرے اور ہر شر سے بھی انہیں محفوظ رکھے۔ آمین۔

مجھے خوب یاد ہے کہ برادرم نذیر احمد صاحب ڈار کے والد محترم کریم صاحب ڈار ٹانگانیکا جب اپنی ملازمت کے سلسلہ میں مقیم تھے اکابت کے مجسم تبلیغ تھے اخلاص کی وجہ سے شدید مخالفت ان کی ہوتی تھی۔ مگر لوگوں کے دلوں میں ان کے لئے جذبہ قدر تھا۔ بعض اوقات بعض بااثر غیر احمدی ان کے بچوں کو ملازمت میں بھی نہیں آنے دیتے تھے۔ مگر احمدیت کی برکت سے خدا کی قسم محض احمدیت سے سچا اخلاص رکھنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ان کے سب بچوں کو اعلیٰ اخلاص بھی دیا ہے اور دنیاوی ترقیات بھی دی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ان بچوں نے اپنے نیک باپ کے اخلاص کی روح کو اپنے عمل و قربانی اور خلافت سے فدائیت کے رنگ میں رکھا تو ان برکتوں کا سلسلہ اور بھی وسیع ہو جائیگا۔

درخواست دعا

عزیزہ صادقہ سلمہا قریباً ایک ماہ سے سول ہسپتال جہلم میں داخل ہے اس کو MENINGITIS کی تکلیف ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ دعا کی شدید ضرورت ہے احباب کرام اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے

(سید محمد ہاشم بخاری جہلم)

صدقات کی رقوم برائے فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

خاکسار کی تحریک پر احباب جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیماری کے لئے صدقات کی رقوم غریب و نادار مریضوں کے علاج کے لئے بھجوا رہے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء اس سلسلہ میں صدقہ دہندگان کی ایک فہرست اس سے قبل الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد جو رقوم آئی ہیں وہ اب شائع کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ان صدقات کو اپنے خاص فضل سے قبول فرمائے اور ہمارے پیارے امام کو اپنی قدرت خاص سے کامل شفاء اور کام والی لمبی عمر عطا فرمائے نیز صدقہ دہندگان کو بھی ہر قسم کی بیماریوں سے شفا عطا فرمائے اور آئندہ بھی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

قریشی فضل حسین صاحب سیکرٹری مال
جوہر آباد ۷/۸/-
دفتر حفاظت مرکز از فضل وحید بیگم صاحبہ
بنت محمد طفیل صاحب لاہور چھاؤنی ۹۴/۱۲/-
محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال ایبٹ آباد ۱/-/-
چوہدری بشیر احمد صاحب معہ اہلیہ و بچگان
سول لائن لاہور ۰/۸/-
سید مبارک احمد صاحب " " ۰/۶/۰
محمد ابراہیم صاحب " " ۵/-/-
رانا محمد اسلم صاحب طاہر " " ۱/-/-
چوہدری بشیر احمد صاحب " " ۱/-/-
مقبول احمد صاحب " " ۰/۱/-
منور احمد صاحب " " ۱/-/-
چوہدری غلام احمد صاحب " " ۵/-/-
طارق صاحب ۱/۱/۰
دفتر حفاظت مرکز از والدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ
اہلیہ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب لاہور ۹۰۰/-/-
چوہدری جمال احمد صاحب سیکرٹری مال
چک ۹۶/۱۲-ل منٹگمری ۴/۱۰/-
عبداللہ خانصاحب گوجرخاں ۱/-/-
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سار چوڑی ربوہ ۱/-/-
عبدالرحمن صاحب چک ۸۴/ج ب
سرشمیر لائلپور ۲۶/۷/-
نذیر احمد خان صاحب سیکرٹری مال منٹگمری ۵۷/-/-
غلام جیلانی صاحب دھن آباد گوجرانوالہ ۳/۱۱/-
ڈاکٹر محمد الدین صاحب CMO
میرپور ریاست جہلم ۱/-/-
راجہ عبداللہ خانصاحب بنگلہ مظفر آباد
آزاد کشمیر ۶/۱۱/-
محمد عبداللہ صاحب خانیوال ۱/-/-
فتح محمد صاحب " ۳۰/-/-
میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۳۰/-/-
دفتر حفاظت مرکز از سید مقصود احمد صاحب
بخاری لیاقت آباد ۵/-/-
دفتر حفاظت مرکز بجانب قاضی غلام نبی
صاحب جہانوالہ (؟) ۵/-/-
جماعت چک ۸۷ جنوبی سرگودھا معرفت
امیر جماعت سرگودھا از صدیقہ خانم صاحبہ ۵/-/-
" " " از زبیدہ بیگم صاحبہ ۵/-

محمد سعید صاحب اسسٹنٹ انجینئر
ایئرفورس سرگودھا ۵/-/-
محمد نصیر احمد صاحب گکھڑ ۰/۱۲/-
فقیر محمد صاحب سٹور کیپر سکردو ۵/-/-
بشارت احمد صاحب ہاشمی " ۵/-/-
مبارک احمد صاحب " ۵/-/-
محمد یوسف صاحب " ۵/-/-
حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال
شیخوپورہ از جماعت ۱۱/۹/-
عبدالسمیع صاحب زمیندار معرفت انجینئرنگ اینڈ
ٹریڈنگ کمپنی ٹنڈو الہیار ۵/-/-
شیخ جمیل احمد صاحب ملتان چھاؤنی ۱۰/-/-
اعجاز احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ
ونہ المیال (؟) ۳۰/-/-
اشرف علی صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول
مرالی والا ضلع گجرانوالہ ۵/-/-
میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال
مردان ۷/-/-
شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال لائلپور ۷/-/-
چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب ۲۰۰/-/-
حکیم علی احمد صاحب معلم کرتو ضلع شیخوپورہ ۲/-/-
شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد لطیف
صاحب تلونڈی عنایت خاں ۶۰/-/-
ملک محمد اکرم صاحب سیکرٹری مال گوجرانوالہ ۳۵/۱۴/-
نور دین صاحب سکردو ۵/-/-

(باقی)

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو بجٹ فارم برائے سال ۵۹-۱۹۵۸ء بھجواتے وقت یہ تاکید کی گئی تھی کہ یہ فارم ۱۵ اگست تک پر کر کے مرکز کو بھجوا دیں۔ مگر اکثر مجالس کی طرف سے ابھی تک بجٹ فارم پر ہو کر نہیں آئے۔ براہ کرم قائدین مجالس اس طرف فوری طور پر توجہ فرمائیں اور بجٹ فارم جلد از جلد پر کر کے مرکز میں ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

محترم شیخ کریم بخش صاحب مرحوم آف کوئٹہ

کے مختصر حالات زندگی

از مکرم شیخ محمد شریف صاحب لاہور

(۳)

ایک آدمی جو کہ آپ کا ناواقف تھا اور شائد ملتان کا رہنے والا بیوپاری تھا ادھر ادھر گھومتا کبھی آپ کی طرف آنے کی کوشش کرتا لیکن پھر واپس چلا جاتا آخر آپ کے پاس آگیا۔ اور آپ سے کہنے لگا کہ آپ تو مجھے نہیں جانتے ہیں ایک فرم کا مالک ہوں۔ اپنے منشی کو ۲۰ ہزار روپیہ دیا تھا کہ وہ کوئٹہ میں ایک دوکان لے کر چمڑہ خرید کر اسے ملتان بھیجا کرے لیکن اس کی نیت بدل گئی۔ اور اس نے وہ جگہ بجائے میرے نام پر کرایہ پر لینے کے اپنے نام پہ کرایہ پر لے لی لہٰذا مجھے کسی شخص نے اطلاع دی کہ تمہارے منشی نے اپنا ذاتی بورڈ لگا رکھا ہے اور دوکان بھی اپنے نام سے لے کر کام کر رہا ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے میں دو دن سے یہاں کوئٹہ آیا ہوا ہوں۔ منشی روپوش ہے۔ آخر تنگ آکر میں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ میں ہی مالک ہوں دیکھوں اندر کچھ مال بھی ہے۔ قفل توڑ دیا۔ مجھے کسی نے بتلایا ہے کہ منشی نے پولیس میں رپورٹ کر دی ہے کہ اس کی دوکان کا میں نے قفل توڑا ہے۔ شاید مجھے پولیس گرفتار کر لے۔ آپ میری ضمانت قبل از گرفتاری دے دیں۔

آپ بغیر سوچے سمجھے اس کے ساتھ چل پڑے۔ اور اس کی امداد کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے عشق

غالباً یہ واقعہ ۱۹۲۸ء کا ہے کہ ایک افواہ کوئٹہ میں اخبارات کے ذریعہ پھیل گئی۔ کہ نعوذ باللہ حضور انتقال فرما گئے۔ آپ نے جب یہ اطلاع سنی تو کوئٹہ کی جماعت کی طرف سے آپ خود بھی تار قادیان دینے گئے۔ اور جواب کے لئے آپ تمام رات تار گھر بیٹھے رہے اور روتے رہے اور دوسرے روز ۱۰ بجے تک جب تک حضور کے متعلق یہ جواب نہ آیا کہ حضور بفضل خدا بخیریت ہیں۔ آپ تار گھر میں بیٹھے رہے

زلزلہ کوئٹہ

آپ رات کے ۱۱ بجے دوکان بند کرنے کے بعد بازار سے گزر رہے تھے میں آپ کے ساتھ تھا آپ کبھی دوڑ پڑتے کہ شریف جلدی کرو اس بازار سے جلد نکلو یہ چوبارے کہیں ہم پر نہ آ پڑیں۔ یہ گرنا چاہتے ہیں۔ لیکن میں حسب معمول آرام سے چلتا تو آپ آگے چلکر مجھے پھر آواز دیتے کہ شریف جلدی چلو۔ آپ کا چہرہ سُرخ ہو رہا تھا۔ اور بار بار دوڑ پڑتے تھے ہم ۱۱½ بجے کے قریب گھر پہونچے۔ والدہ صاحبہ پہلے دیر ہونے کی وجہ سے ناراض بیٹھی تھیں۔ دوسری طرف والد صاحب نے جاتے ہی کہا کہ بی بی آج عذاب خدا تعالےٰ کا آنے والا ہے۔ دعا کرو کہ خدا تعالےٰ ٹال دے۔ والدہ صاحبہ اور ناراض ہوئیں کہ خیر مانگو۔ بہر کیف ہم سب سو گئے۔ ابھی ۱½ بجے رات کا وقت ہوگا کہ میری چھوٹی ہمشیرہ رشیدہ گھبرا کر اٹھ بیٹھی اور زور زور سے چلانے لگی کہ اباجی باہر آپ کو ایک آدمی سفید گھوڑے پر سوار سبز عمامہ پہنے بلا رہا ہے۔ اباجی تو پہلے ہی خوفزدہ تھے میری ہمشیرہ سے سوال وجواب کرنے لگے کہ بیٹا باہر کس قسم کے آدمی نے آواز دی ہے۔ والدہ صاحبہ ناراض ہوئیں کہ باپ کہتا ہے عذاب آنے والا ہے اب تمہیں بھی خوابیں آنے لگی ہیں (اس وقت تک والدہ نے بیعت نہیں کی تھی) لیکن والد صاحب بار بار میری ہمشیرہ سے دریافت کرتے۔ آخر والدہ نے سب کو خاموش کرا دیا۔ اور ہم سب پھر سو گئے۔ لیکن ابھی ایک گھنٹہ بھی نہ گذرا ہوگا کہ چھوٹی ہمشیرہ پھر بیدار ہوئی اور اس نے پھر وہی کہنا شروع کیا کہ اباجی آپ باہر کیوں نہیں جاتے۔

وہ بزرگ گھوڑے پر سوار اب تک باہر کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ شیخ صاحب باہر آ جاؤ۔ شیخ صاحب باہر آ جاؤ۔ لیکن اس وقت پھر والدہ صاحبہ ناراض ہوئیں اور پھر ہم سب چارپائیوں پر لیٹ گئے۔

لیکن تقریباً ۳½ بجے کا وقت ہوگا کہ وہ گھڑی آ پہونچی۔ جس سے تقریباً ۷۰ ستر ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے اور شاید ۲۵ ہزار کے قریب اموات ہوئیں یہ واقعہ ۱۹۳۵ء کا ہے۔

اور آپ لمپ لے کر لوگوں کی امداد کے لئے باہر نکلے لیکن وہاں خدا تعالےٰ کے سوا کون کسی کی امداد کر سکتا تھا۔ لاتعداد بند سڑکیں ملبے سے اٹی پڑی تھیں۔

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آج قیامت کا دن ہے۔ اور باقی جو بچ رہے ہیں وہ بھی شائد چند منٹ کے مہمان ہیں۔

پس زلزلہ کے روز خدا تعالیٰ نے آپکو خبر دی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بھی ایک فضل ہوا کہ کہ ایک لاکھ کی آبادی کے مکانات اور عمارتیں تباہ ہوئیں۔ لیکن ہمارا گھر بفضل خدا قائم رہا بلکہ بعد میں میونسپلٹی نے زلزلوں کی وجہ سے چونکہ عمارتوں کی تعمیر دوسرے طریق پر کر دی۔ لہٰذا ہمیں مزدور لگا کر مکان گرا کر بعد میں نئے طریق کے مطابق مکان بنانا پڑا۔ ورنہ اس میں کوئی نہ دراڑ آیا نہ کوئی اینٹ ہی گری۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک فضل اور احسان تھا۔ گو کہیں کہیں کئی مکان کھڑے رہے لیکن ان میں شگاف ضرور پڑ چکے تھے لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے گھر نہ شگاف پڑا نہ کوئی حادثہ پیش آیا۔ خدا تعالےٰ نے بروقت مدد فرمائی

آپ کی وفات کے موقع پر شہر کے معززین جس میں تقریباً ہر مذہب اور ہر قوم کے دوست بکثرت کوٹھی چھاؤنی والی میں جنازہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے جناب امیر جماعت خاں صاحب فیض الحق خاں صاحب نے فرمایا کہ شیخ صاحب کا جنازہ پہلے مسجد احمدیہ جائے گا۔ اور پھر بعد میں قبرستان۔ میں نے جناب امیر صاحب سے عرض کیا کہ مسجد کا راستہ بہت لمبا ہو جاوے گا۔ اور چونکہ ایسے بیمار دوست بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ جو کہ خود عرصہ دراز سے سخت بیمار ہیں اور انہیں ہم منع کر رہے ہیں کہ آپ تکلیف نہ کریں۔ لیکن امیر صاحب نے فرمایا کہ یہ درست ہے۔ لیکن جس شخص کا مسجد احمدیہ کے ساتھ تقریباً ۴۰ سال تعلق رہا ہے۔ ان کا جنازہ مسجد سے ہو کر ہی جاوے گا۔ خواہ کچھ حالات ہی کیوں نہ ہوں۔

ویسے تو ہمارے امیر صاحب قومی لحاظ سے بھی دیر قسم کے واقعہ ہوئے ہیں لیکن آپ نے جس رقت کے ساتھ شیخ صاحب کا جنازہ پڑھا دوست کہہ رہے تھے کہ اتنا صدمہ تو شاید مکرم فیض الحق خانصاحب کو ان کے اپنے والد محترم کی وفات پر بھی نہیں ہوا تھا۔ چونکہ میں لاہور تھا اور میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد لطیف سکاڈرن لیڈر کراچی تھے لہٰذا آپ کی میّت دو روز تک کوٹھی میں رہی۔ اس دو روز کے عرصہ میں دوستوں بزرگوں بہنوں غرضیکہ تمام جماعت کے بچے بچے نے جس اخلاص اور محبت کا ثبوت دیا اس کا صلہ ہم یا ہمارا خاندان ادا ہی نہیں کر سکتا کئی بہنیں رات بھر ہماری مستورات کے پاس رہیں۔ اور اسی طرح اکثر دوست و بزرگ بھی رات بھر وہیں ٹھہرے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئٹہ کے احمدی دوست اور ان کے بچے اور ان کی بیویوں کو شاید اور کوئی کام ہی نہیں۔ لہٰذا دو دن تک نعش کو عورتیں خود بخود ہی دیکھتیں اگر کوئی منع کرتا تو جواب ملتا کہ ہمارے باپ کی نعش ہے ہمیں کون روک سکتا ہے۔ یہی حال مردوں کا تھا اور یہی حال بچوں کا تھا۔ شیخ صاحب کے جنازہ کے ساتھ احباب اس کثرت سے شامل ہوئے کہ کوئٹہ کے دوستوں کا خیال تھا کہ ان کی زندگی میں بہت کم ایسے جنازے دیکھے گئے۔ جس جنازہ کے ساتھ اتنی مخلوق ہو۔

آپ کو کوئٹہ کے قبرستان میں امانتاً دفن کر دیا گیا۔ آپ بفضل خدا موصی تھے۔ آپ کی نعش کو جلد ربوہ لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ دوست دُعا فرمادیں کہ خدا تعالےٰ ہمیں جلد توفیق عطا فرمائے۔

میں جماعت کے تمام بزرگوں دوستوں بہنوں اور بھائیوں سے درخواست کروں گا کہ آپ سب ہم پسماندگان کے لئے دعا فرمادیں کہ خدا تعالےٰ ہمیں بھی دینی خدمت کرنے کے وہ مواقع عطا فرمائے۔ جیسا کہ ہمارے والد محترم کو اللہ تعالےٰ نے دئے تھے۔ اور ہمارے سب خاندان کو اللہ تعالےٰ اپنی برکات سے نوازے آمین ثم آمین۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ اہلیہ صاحبہ مستری ناظر دین صاحب چند دنوں سے دل کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ گھبراہٹ زیادہ ہوتی ہے دن بدن کمزوری بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(دلنیق احمد تبسم)

۲۔ میرے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب نمبردار چک ۳۸ سرگودھا ٹی۔ بی ہسپتال سرگودھا میں برائے علاج داخل ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

(نصیر احمد ایف اے سٹوڈنٹ ٹی۔ آئی کالج۔ ربوہ)

اشاعت لٹریچر اور انصار اللہ کا فرض

(از قائد صاحب تالیف انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف کی صورت میں جو روحانی خزائن دنیا کو دئیے ہیں لاکھوں سعید روحیں ان سے فیضیاب ہوئیں اور ہو رہی ہیں - اس سلسلہ میں اراکین مجلس پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ہمارا فرض ہے کہ حضور کے کلمات طیبات کو ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حضور کی تصانیف کے چیدہ چیدہ اقتباسات کی اشاعت کا کام شروع کر رکھا ہے - چنانچہ حضور کی مقدس تعلیم "ایک غلطی کا ازالہ" اور اقتباسات از درثمین فارسی کو نہایت اعلیٰ درجہ کے آرٹ پیپر پر باقاعدہ ٹائپ میں بلاکس میں چھپوایا ہے - اسی طرح تربیت اولاد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا لیکچر جو آپ نے انصار اللہ کے اجتماع پر فرمایا تھا اور جس کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا ہے - چند دنوں تک انشاء اللہ حضور علیہ السلام کی تصانیف میں سے مزید اقتباسات بھی شائع ہو رہے ہیں - احباب کو معلوم ہے کہ مجلس انصار اللہ نے ہر لٹریچر ایسے عمدہ اور اعلیٰ طریق پر شائع کیا ہے کہ ہر شخص کا خود بخود اسے پڑھنے کو دل چاہتا ہے

اگر انصار اللہ چاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ اشاعت جو یقیناً انشاء اللہ بہنوں کی رشد و اصلاح کا موجب ہوگا جاری رہے بلکہ اسے مزید وسعت دی جائے تو ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ انصار اللہ کے اشاعت لٹریچر فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں تاکہ مرکز زیادہ سے زیادہ اس خدمت کو سرانجام دے سکے مجھے یقین ہے جس طرح اراکین پہلے مرکز سے تعاون فرماتے رہے ہیں اب بھی اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

بنی لہ بیتاً فی الجنۃ - من بنیٰ للّٰہ مسجداً بنی اللّٰہ لہ بیتاً فی الجنۃ - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) بڑے تاجر - مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں - خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ -

(۲) چھوٹے تاجر - ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کیلئے دیں -

(۳) ملازمین کہ ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں -

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں -

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲ دیں -

(۴) وکلاء - ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی -

(۵) کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی -

(۶) صناع - مستری لوہار درزی بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینہ کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ -

(۷) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں -

(۸) مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں -

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر شادی پر بیٹی بیٹے کی پیدائش پر مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں -

پیش کردہ - وکالت تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان -

موصیوں کا ریکارڈ مکمل کرنے میں امداد فرمائیں

امراء و صدر صاحبان سے ضروری التماس

دفتر بہشتی مقبرہ کا ریکارڈ اس لحاظ سے بھی ہر وقت مکمل رہنا چاہیئے اور مکمل رکھنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے کہ زندہ موصی اصحاب کی تعداد کتنی ہے اور وفات یافتہ کتنے ہیں - لیکن اس جہت سے ہمارا ریکارڈ ایسا نہیں جیسا ہونا چاہیئے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض موصی اصحاب جو بیرونی جماعتوں اور بیرونی مقامات میں وفات پا جاتے ہیں اور جن کو دفن کرنے کے لئے ربوہ نہیں لایا جا سکتا بلکہ وہ مستقل طور پر وہاں ہی دفن کر دئیے جاتے ہیں جہاں ان کی وفات ہوتی ہے - ان کے ورثاء اور مقامی عہدہ دار بالعموم ہمیں ان کی وفات کی اطلاع نہیں دیتے - اس لئے ان کو بھی عدم علم کی وجہ سے دفتری ریکارڈ میں زندوں میں شمار کیا جاتا ہے جو درحقیقت صحیح نہیں ہوتا - اور ان کے نام دفتر سے بعض مطالبات اور اطلاعات جاری ہوتی رہتی ہیں تب بالآخر دیر کے بعد جا کر پتہ چلتا ہے کہ وہ صاحب تو فلاں سنہ میں فلاں جگہ فوت ہو گئے تھے - اور فلاں جگہ مستقل طور پر یا امانتاً دفن ہیں - ایسی کئی مثالیں وقتاً فوقتاً دفتر کے علم میں آتی رہتی ہیں - ظاہر ہے کہ اس طرح دفتر کا ریکارڈ لازماً نامکمل اور غیر تسلی بخش رہتا ہے جو ایک سقم ہے - لہذا مقامی جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ یہ ذمہ داری قبول فرمائیں کہ وفات یافتہ موصی اصحاب (جن کو دفن کرنے کے لئے ربوہ نہ لایا جا سکے بلکہ ان کو مقامی طور پر ہی دفن کر دیا جائے) کی وفات کی اطلاع مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ جلد تر دفتر بہشتی مقبرہ کو دیدیا کریں -

(۱) متوفی یا متوفیہ معہ ولدیت یا زوجیت (۲) نمبر وصیت (۳) سکونت (۴) تاریخ وفات (۵) کتنا عرصہ اور کس عارضہ میں بیمار رہے (۶) کہاں دفن کیا گیا - (۷) مستقل یا امانتاً (۸) نام وارث (معہ پتہ) جس کے ساتھ خط و کتابت کی جا سکے -

امید ہے کہ امراء و صدر صاحبان خود اپنی زیر ہدایت دفتر کو یہ ضروری کوائف ایسے مواقع پر دے کر ممنون فرمایا کریں گے - اور ورثاء پر اس بات کو نہیں چھوڑیں کے کیونکہ اس وقت وہ صدمہ خوردہ اور پریشان ہوتے ہیں - اور اس وجہ سے اگر ان کی طرف سے اطلاع دیر سے ملے یا مطلق ہی نہ ملے تو تعجب نہیں

اس وقت بھی جن اصحاب کے علم میں کوئی وفات یافتہ موصی ہوں جو مستقل طور پر بہشتی مقبرہ ربوہ سے باہر کسی دوسری جگہ دفن ہوں تو وہ اصحاب ان کے اسماء سے مندرجہ بالا کوائف کے ساتھ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری لڑکی عزیزہ سیدہ شاہدہ بانو منتظمہ جماعت ہم عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ اور درد پہلو سخت بیمار ہے - احباب سے اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے جزاکم اللہ - سید احمد علی سیالکوٹی مربی سلسلہ احمدیہ - لائلپور

(۳) میرے والد چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی سابق ہیڈ کاتب الفضل عرصہ تقریباً دو سال سے بعارضہ ریزش زکام - کھانسی کے صاحب فراش ہیں - اب چند دنوں سے طبیعت زیادہ خراب ہے - احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے - (عبدالسمیع بھٹی کنری سندھ)

(۴) میری ایک آنکھ کا علاج عرصہ سے ہو رہا ہے - مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے - (عبدالسمیع کپورتھلوی - پشاور)

(۵) میری لڑکی عشرت جہاں بیگم بعارضہ بخار بیمار ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے - آمین -

(عبدالحق ناصر احمدیہ مسجد منٹگمری)

(۶) خاکسار کے دو لڑکے ہیں دونوں ہی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(سید غلام احمد آباد - گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

مجلس خدام الاحمدیہ کی ہر شاخ اپنے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہو ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۵۹ء بمقام ربوہ

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

سوال ہے کہ پھر آخر کیا ہونا چاہیئے؟ ہونا یہ چاہیئے کہ انسان کو کئی صدیاں پیچھے جانا چاہیئے اور جہاں سے اس نے مادہ پرستی کا آغاز کیا ہے وہاں سے پھر آغاز کیا جانا چاہیئے۔ دوسرے لفظوں میں اخلاق کی حقیقی بنیاد ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد کو از سر نو قائم کرنا چاہیئے۔ لیکن ایسا ایمان پیدا کرنے کیلئے ایک بے پناہ روحانی انقلاب کی ضرورت ہے۔ موجودہ انسان اس دور میں صرف اسی وقت داخل ہو سکتا ہے۔ جب اس کو روحانی حقائق پر حق الیقین پیدا ہو۔ محض خیالی باتیں اب اس کی تسلی نہیں کر سکتیں۔ سچی بات یہ ہے کہ ایسا روحانی انقلاب جیسا کہ اس کی قدیم سنت ہے صرف اللہ تعالیٰ ہی پیدا کر سکتا ہے۔

مبالغہ

فرقہ عیسائیہ کی پیغامی حضرات سے مماثلت اس بات میں کہ اس فرقہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ گھٹا کر آپ کو نبی اللہ نہیں بلکہ ولی اللہ مانا ہے واضح ہو چکی ہے۔ شیخ محمد طفیل صاحب نے ادھر ادھر کے سوال اٹھا کر اس حقیقت پر گرد ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ سو وہ اس میں ناکام ہو چکے ہیں ہم نے اس کی وضاحت اپنے اداریہ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۹ء میں اچھی طرح کر دی ہے اب چونکہ پیغامی حضرات کے پاس اس کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اس لئے انہوں نے ایک اور کوشش بات کو گول کرنے کیلئے پیغام صلح ۲۲ ستمبر ۵۹ء میں فرمائی ہے۔ چنانچہ پیغام صلح لکھتا ہے:

"خیر ہم بھی اس بحث کو لمبا نہیں کرنا چاہتے اور اس کو یہیں چھوڑ کر اس کھلی مشابہت کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں جو ہمارے قادیانی دوستوں نے عیسائیوں کے اس پولوسی فرقہ کے ساتھ پیدا کر رکھی ہے۔ جس نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نبوت اور رسالت کے منصب سے بڑھا کر تخت الوہیت پر بٹھا دیا۔ بعینہٖ اسی طرح جیسے ہمارے قادیانی دوستوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی مجددیت و محدثیت کے منصب سے بڑھا کر نبوت و رسالت کے منصب پر کھڑا کر دیا۔ کیا محترم مدیر "الفضل" اپنے فرقہ کی اس کھلی مشابہت سے انکار کر سکتے ہیں؟"

یہ ایسی ہی بات ہے کہ "تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولہو" یعنی قافیہ نہ ملا تو کیا ہوا بوجھ سے دب کر مرے گا تو سہی حقیقت یہ ہے کہ احمدی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "امتی نبی" مانتے ہیں۔ اور اس کے معنی یہی سمجھتے ہیں جو ان الفاظ سے نکلتے ہیں وہ دور از کار تاویل نہیں کرتے۔ اس کو مبالغہ اور غلو کہنا خدا جانے کس طرح صحیح ہے۔ اور پولوسی عیسائیت سے اس کی مشابہت خدا جانے کس طرح ہو جاتی ہے۔ مماثلت تو جب ہوتی کہ احمدی کسی بندے کو خدا تعالیٰ بنا دیتے آپ کو "امتی نبی" تو خود پیغامی حضرات بھی مانتے ہوں گے یہ اور بات ہے کہ وہ "امتی نبی" کے معنی "غیر نبی" کرتے ہوں۔ بے شک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے وقت کے مجدد بھی تھے اور ولی اللہ بھی تھے۔ لیکن آپ "امتی نبی" بھی تھے۔ آپ صرف "نبی" نہیں کہلا سکتے۔ ہم یہاں لمبی بحثوں میں نہیں جانا چاہتے صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ کیا پیغام صلح یہ اعلان کرنے کو تیار ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "امتی نبی" ہونے کبھی دعویٰ نہیں کیا؟ اگر ایسا نہیں کر سکتے اور ہرگز نہیں کر سکتے۔ تو انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔

مسجد محمود کی ایک دکان

ربوہ میں دکان حاصل کرنے کے خواہشمند احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مسجد محمود کی تین دکانوں میں سے ایک دوکان خالی ہوتی ہے۔ یہ مسجد سے متصل تحریک جدید کے کارکنان کے گنجان محلہ میں واقعہ ہے۔ دوکان کے آگے برآمدہ ہے اور بجلی لگی ہوئی ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار سے خود مل کر بات کر لیں۔

(مشتاق احمد باجوہ وکیل الزراعت۔ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی

ماہ ستمبر کی رپورٹ کا خلاصہ

(قسط ۲)

باندھی ضلع نوابشاہ خدام کی تعداد ۱۸ ہے۔ مختلف کھیلوں مثلاً والی بال۔ گولہ پھینکنا۔ کبڈی۔ دوڑیں وغیرہ کا انتظام ہے۔ خدام باقاعدہ پریکٹس کرتے ہیں۔ ۱۲ افراد قرآن مجید کا ترجمہ اور باقی نماز کا ترجمہ یاد کرتے ہیں۔ ایک غریب غیر از جماعت کو دس سیر غلہ بطور امداد دیا گیا۔ اس گوٹھ میں پینے کے پانی کے لئے دو نلکے لگوائے گئے ہیں۔ جو چوبیس گھنٹے چلنے کی وجہ سے جلد خراب ہو جاتے ہیں وہ خدام کی ڈیوٹی یہی ہے کہ وہ ہر وقت انہیں چالو حالت میں رکھیں۔ گرمی زیادہ ہونے کی وجہ سے پینے کے پانی کی بڑی تکلیف رہتی ہے خدام بڑی محنت سے ان نلکوں کو بحال رکھتے ہیں۔ مسافروں کی راہنمائی اور امداد کی جاتی ہے لائبریری قائم ہے۔ اور سلسلہ کی قریباً تمام ضروری کتب موجود ہیں۔ جن سے دوست فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایک وقار عمل منایا گیا۔ جس میں بڑی سڑک کے ایک شکستہ پل کی مرمت کی گئی۔ ایک ہی گوٹھ کی صفائی کی گئی۔ بارش کا جمع شدہ پانی نکالا گیا۔ نماز باجماعت کی تلقین کی جاتی ہے۔ حقہ نوشی سے منع کیا گیا ہر جمعہ تربیتی اجلاس ہوتا ہے۔ دو خدام نے آئیل انجن کے ذریعہ کھانڈ گڑ بنانا شروع کیا ہے۔ اسے ترقی دی جا رہی ہے۔ بچوں کی تربیت کا خاص انتظام ہے۔ چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا ہو چکا ہے۔

بچہ لسوانہ ضلع جھنگ یہ نئی مجلس ہے خدام کی تعداد ۱۳ ہے۔ تین خدام کو قرآن کریم ناظرہ۔ سات کو باترجمہ اور دس کو نماز باترجمہ پڑھائی جاتی ہے۔ ناخواندگان کی تعلیم کا انتظام ہے پانچ تربیتی جلسے ہوئے۔ جنہیں نمازوں کی تلقین کی گئی۔ اور بری عادات سے بچنے اور نیک عادات اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

لائل پور شہر بڑی مجالس میں سے ہے خدام کی تعداد ۱۴۴ ہے سست خدام کو بیدار کرنے کے لئے ایک سوالنامہ بھجوایا گیا ہے۔ امید ہے یہ کوشش کافی حد تک کامیاب ثابت ہوگی۔ اس ماہ تحریک جدید کا چندہ -/۲۲۴/۸ وصول ہوا ہے۔ ابھی وصولی کی رفتار کو مزید تیز کیا جا رہا ہے۔ صحت کو برقرار رکھنے کے فوائد کے متعلق ایک تقریر کرائی گئی۔ اکثر خدام و اطفال سٹینڈ پر باقاعدہ ورزش کرتے ہیں۔ خدام کو روزانہ صبح سیر کرنے کی تلقین کی گئی۔ متعدد بیماروں کی بیمار پرسی ان کے گھروں پر جا کر کی گئی۔ بسیونی جھال پر جو لائلپور سے اکیس میل دور ہے۔ ایک امدادی کیمپ کھولا گیا جو ۳ سے ۹ اگست تک جاری رہا۔ ۹۲۹ مریضوں کو ادویات دی گئیں اور ٹیکے لگائے گئے۔ بعض فاقہ زدہ لوگوں میں بھنے ہوئے چنے تقسیم کئے گئے۔ آٹھ حلقوں میں نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ تین تربیتی اجلاس ہوئے۔ سینما دیکھنے والے خدام سے باز پرس کی گئی۔ اکیس افراد زیر تربیت ہیں ۵۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جماعت مقامی کی لائبریری میں خدام کی طرف سے اخبار رکھوانے کا انتظام کیا گیا۔ لائبریری قائم ہے۔ ۳۴ خدام نے لائبریری سے فائدہ اٹھایا۔ دارالمطالعہ بھی قائم ہے۔ جس میں روزانہ ایک خادم ڈیوٹی دیتا ہے۔ کتب حضرت مسیح موعود کے سیٹ خریدنے کے لئے ۶ خدام نے نام لکھوائے۔ اور قیمت پیشگی ادا کر دی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کا درس دیا جاتا ہے۔

چک ۱۲۱ گوکھووال ضلع لائلپور خدام کی تعداد ۱۷ ہے۔ گاؤں میں والی بال کھیلنے کا انتظام ہے۔ جس میں خدام باقاعدہ شریک ہوتے ہیں۔ خدام کے پاس سلسلہ کی کتب موجود ہیں۔ فرسٹ ایڈ کا انتظام ہے۔ مریضوں کو مفت دوائی دی گئی۔ جس پر چار روپے نو آنے خرچ ہوئے۔ سیلاب فنڈ میں ۳ روپے خدام الاحمدیہ کی طرف سے چندہ دیا گیا۔ پانچ سو فٹ لمبی گندی نالی صاف کی۔ لائلپور کے امدادی کیمپ میں ایک خادم شامل ہوا۔ دس مربع فٹ راستہ صاف کیا گیا۔ بیوہ عورتوں کو شہر سے سودا سلف لا کر دیا جاتا رہا۔ خدام اپنے رشتہ داروں کو پیغام حق پہنچاتے ہیں۔ یوم تحریک جدید منایا گیا۔ اور چندہ تحریک جدید وصول کیا گیا۔ مجلس اطفال کی تربیت کی جاتی ہے۔ نماز باجماعت کی نگرانی اور تلقین کی جاتی ہے تفسیر کبیر کے درس کا انتظام ہے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے

پاکستان کے شمالی سرحدی علاقوں پر غیر ملکی جیٹ طیاروں کی ناجائز پرواز

فضائی فوج کو ضروری اقدامات کی ہدایات دیدی گئیں

کراچی ۳۰ ستمبر۔ حکومت پاکستان کی طرف سے فضائی فوج کو ضروری اقدامات اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

. . . . . . پاکستانی علاقوں پر شمال کی طرف سے ہونے والی ناجائز پروازوں کے واقعات کا سدباب کیا جا سکے۔ جن کی تعداد گزشتہ چند ماہ میں بڑھ گئی ہے۔

ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ شمال کی جانب سے آنے والے جیٹ طیاروں نے پاکستان اور آزاد کشمیر کے علاقوں پر از سر نو ناجائز پرواز کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ گذشتہ چند ماہ سے ناجائز پروازوں کے ان واقعات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ تیرہ چودہ اور پندرہ جولائی کو نامعلوم ملک کے جیٹ طیارے نے آزاد کشمیر کی وادی ہنزہ اور اشکومان کے علاقوں پر چالیس ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کی تھی اس کے بعد ۲۱ اگست کو ایک اور جیٹ طیارے نے چترال پر پرواز کی۔ اس ہوائی جہاز کی بھی شناخت نہیں ہو سکی۔ ماہ رواں میں ناجائز پروازوں کا یہ سلسلہ بڑھ گیا۔ چنانچہ وادی گلگت پر ۲۱-۲۲-۲۳-۲۷ اور ۲۸ ستمبر کو جیٹ طیارہ پرواز کرتا ہوا دیکھا گیا ہے۔

وزارت دفاع کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ معلوم نہیں کیا جا سکا کہ یہ طیارہ کس ملک سے تعلق رکھتا تھا۔ لیکن یہ امر مسلم ہے کہ یہ طیارے ایسے ہوائی اڈوں سے اڑ کر آتے ہیں جو پاکستان کی شمالی سرحد کے قریب بنائے گئے ہیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے ان ناجائز پروازوں کو خطرناک قرار دیا ہے۔ اعلان میں ان پروازوں کو کسی غیر ملکی حکومت کا غیر دوستانہ اقدام قرار دیا گیا ہے اور امید ظاہر کی گئی ہے کہ متعلقہ حکومت اس قسم کے ناجائز اقدامات کو ختم کر دے گی۔ اسی اثنا میں حکومت پاکستان نے پاکستان کی ہوائی فوج کو ضروری اقدام کی ہدایت کر دی ہے۔ تاکہ پاکستانی فضا پر عمل میں آنے والے تجاوز کا سدباب کیا جا سکے۔

پاکستان سے تعلقات بہتر بنانے کی کوششیں جاری رکھی جائیں گی

(وزیر خارجہ پاکستان مسٹر منظور قادر کا بیان)

واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت سے اپنے تعلقات کے استحکام کی کوششیں جاری رکھے گا مسٹر منظور قادر وزارت خارجہ امریکہ میں منعقدہ سیٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے مسٹر منظور قادر نے کہا جب تک ان دو ہمسایہ ملکوں کے تعلقات کشیدہ رہیں گے دونوں کی ترقی پر برا اثر پڑتا رہے گا۔ بہتر یہ ہے کہ ہر اس مسئلے کو پُر امن طریقے پر حل کر لیا جائے جو دونوں کے لئے موجب تنازع بنا ہوا ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ دونوں ملکوں کو اتنی بڑی فوجیں رکھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اسی طرح یہ بھی ہو سکتا ہے کہ برصغیر کے مشترکہ دفاع کے لئے کوئی راہ نکل آئے۔

درخواست دعا

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی صاحبزادی مبارکہ بیگم آجکل لاہور میں بیمار ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ ان کی تیمارداری کے لئے ربوہ سے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے آمین۔

ربوہ کی نواحی جماعتوں کی تربیت کیلئے رضاکاروں کی ضرورت

ضلع سرگودھا۔ لائلپور۔ ضلع جھنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں کی تعداد خاصی ہے۔ لیکن تربیت نہ ہونے کی وجہ سے کئی ایک نقص پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ ربوہ کے دوست سالانہ دو ہفتہ بطور رضاکار وقت وقف کریں۔ اندازہ یہ ہے کہ ہر جماعت میں ایک ہفتہ سالانہ رضاکار مربی قیام کرے۔ اور جماعت کی تعلیم و تربیت کرے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ نقائص دور ہو جائیں گے۔ پہلے خیال تھا کہ ایک ماہ سالانہ وقت لیا جائے۔ لیکن بعد میں رضاکاران کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے پندرہ دن کر دئے ہیں فوری طور پر ایک درجن دوست کافی ہوں گے۔ ربوہ کے جو دوست اس قسم کے وقف میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ اپنے نام معہ مقرر کردہ وقت دفتر اصلاح و ارشاد مقامی میں اطلاع دیں۔ رہائش کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

بقیہ صفحہ اول

چین کے اس مطالبے سے بھارت کو سخت صدمہ ہوا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ بھارت مشترک سرحد میں جزوی رد و بدل کرنے کے سوال پر بات چیت شروع کرنے کو تیار ہے آپ نے کہا ہم چینیوں سے خائف نہیں ہم ان سے زیادہ سخت جان ہیں۔ ہم ہر حالت میں جارحانہ ذہنیت کا مقابلہ کریں گے۔ کیونکہ اس جارحانہ ذہنیت کے نتائج بے حد خطرناک ہو سکتے ہیں۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اپنی قرارداد کے ذریعہ بھارت کی شمال مشرقی سرحدوں پر چین کے حملوں کی غیر مبہم الفاظ میں مذمت کی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ چین کی طرف سے جس علاقہ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ بھارت کبھی اسے چین کے حوالے نہیں کرے گا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ بھارت کو بھارتی کمیونسٹوں سے بھی خطرہ ہے۔ کئی مقرروں نے اپنی تقریروں میں کمیونسٹوں کو غدار اور پانچواں کالم قرار دیا۔ انہوں نے بھارتی حکومت پر زور دیا کہ کمیونسٹوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

(بقیہ صفحہ ۳)

وحاولة بارعة لاداء
المعنی، الذی بدل
علیه التعبیر العربی المنزل
لآیات القرآن الکریم"

یعنی جہاں تک صرف ترجمہ کا تعلق ہے۔ میں نے مختلف مقامات اور مختلف سورتوں کی بہت سی آیات کا ترجمہ بنظر غائر دیکھا اس کافی چھان بین کے بعد اس ترجمہ کو میں نے قرآن مجید کے جملہ تراجم سے جو اس وقت منصۂ شہود پر آ چکے ہیں بہترین پایا جاتا ہے۔ اس ترجمہ کا اسلوب احتیاط کو لئے ہوئے ہے اور باریک بینی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور انتہائی علمی قابلیت کو اظہار مقصد میں پیش کیا گیا ہے تاکہ عربی میں نازل شدہ قرآنی آیت کی کما حقہ ترجمانی ہو سکے۔

(مجلۃ الازہر فروری ۱۹۵۹ء)

الغرض جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ تراجم قرآن کی بدولت ایک عظیم الشان فکری انقلاب عالم اسلامی کے ذہنوں میں رونما ہو رہا ہے۔

واخر دعونا ان الحمد
للہ رب العالمین

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ محترمہ بعارضہ ملیریا بخار اور شدید پیٹ درد بیمار ہیں۔ چونکہ پہلے ہی وہ کمزور تھیں۔ اس لئے اس بیماری کا اثر شدید ہے جملہ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار خادم حسین کپتان
فیکٹری ایریا۔ ربوہ